



مجالس اهبة العشرة المباركة . ١٤٤٠ هـ

إظهار النوح والعويد

يوم الاحد

(Sunday)

سنة الشكر وجمع البركات
سنة ١٤٣٩

فہرست

۱	تلاوة القرآن الکریم
۲	یاسید الشهداء
۳	فلک الحسین بکربلاء
۴	روجو برادر حسین نے روجو
۵	سلام - کہتی ہے سکینہ میرے بابا کو بلاؤ
۶	بعض المؤمنین تلاوة الشهادة کر سے
۷	مولانا المنعم طع بیان recording
۸	کربلاء ویالہا کربلاء
۹	ماتم کرو حسین علیہ السلام نو
۱۰	ماتمی نوحہ - زلزلوں میں دنیا تھی
۱۱	مدح - مشکل کشا کے فضل سے مشکل کشا ہوئے
۱۲	وظیفہ الشکر

يَا سَيِّدَ الشُّهُدَاءِ خَامِسَ أَهْلِ الْكِسَاءِ
 عَلَى عَظِيمِ بَلَاءِ نَالَكَ فِي كَرْبَلَاءِ
 طُولَ الزَّمَانِ بُكَائِي وَالْمَهْفَتَا يَا حُسَيْنَا
 يَا سَيِّدَ الشُّهُدَاءِ

يَا بِنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا خَيْرَ شَاهِنُشَاهِ
 أَهْ عَلَيْكَ فَاهِ تَتْرَى بِغَيْرِ تَنَاهِ
 مَعَ دَمْعَةٍ حَمْرَاءِ وَالْمَهْفَتَا يَا حُسَيْنَا
 يَا سَيِّدَ الشُّهُدَاءِ

فُلُكُ الْحُسَيْنِ بِكَرْبَلَاءَ

مُلْكُ الْحُسَيْنِ بِكَرْبَلَاءَ

نُسُكُ الْحُسَيْنِ بِكَرْبَلَاءَ

مِسْكُ الْحُسَيْنِ بِكَرْبَلَاءَ

أَبِيكَ مَوْلَايَ الْحُسَيْنِ أَفْدِيكَ مَوْلَايَ الْحُسَيْنِ

مَوْلَايَ مَوْلَايَ الْحُسَيْنِ

لَا يَنْقُضِي لَهْفِي عَلَيْكَ

لَا يَنْتَهِي شَوْقِي إِلَيْكَ

مَوْلَايَ رَجَوَايَ لَدَيْكَ

عَبْدُكَ ذَابِينَ يَدَيْكَ

أَبِيكَ مَوْلَايَ الْحُسَيْنِ أَفْدِيكَ مَوْلَايَ الْحُسَيْنِ

مَوْلَايَ مَوْلَايَ الْحُسَيْنِ



سلام

کہتی ہے سکینہ میرے بابا کو بلاؤ
گالوں پہ ٹاپیوں کے نشاں ان کو بتاؤ

کانوں میں میرے درد بہت ہوتا ہے اماں
خوف آتا ہے ڈر لگتا ہے تاریک ہے زنداں
سینے پہ مجھے اپنے سلاتے تھے وہ ہر آن

زخموں سے لہو بہتا ہے بابا کو بتاؤ

بے ظلم و خطا ظالموں نے درے لگائے
اسباب بھی سب لوٹ لیتے خمیے جلائے
اور قافلوں کو اونٹ پر سر ننگے پھرائے

کھلایا ہوا دھوپ میں چہرہ تو بتاؤ

زنداں۔ قیدخانہ، اسباب۔ سامان

گردن میں میرے طوق ہے ہاتھوں میں رسن ہے
سو جا ہوا دروں سے میرا سارا بدن ہے
راتوں کو میں سوئی نہیں آنکھوں میں جلن ہے

سونے کہ لئیے خاک کا بستر تو بناؤ

جب گھوڑے کے پیروں پے میں روئی تھی لیٹ کر
اُس وقت الگ تم نے کیا تھا مجھے آکر
کیا حلق پہ بابا کے میرے چل گیا خنجر

روتا ہوا کیوں آیا تھا گھوڑا تو بتاؤ

آئنیگے میرے بابا تو روونگی لیٹ کر
بتلاؤنگی کانوں سے میرے چھن گئے گوہر
جاں اپنی کرونگی میں فدا انکے قدم پر

پیاسی ہوں کہونگی مجھے پانی تو پلاؤ



مرثیہ

كَرْبَلَاءُ وَيَا لَهَا كَرْبَلَاءُ * نَالَ فِيهَا الْحُسَيْنَ كَرْبُ بَلَاءُ

کربلاء نی زمین! عجب یر کربلاء چھے جر ما اقا حسین نے کرب (مصیبة) انے بلاء پہنچی.

أَكْمَثِلِ الْحُسَيْنِ كَانَ إِمَامٌ * طَاهِرٌ قَدْ جَلَّتْ لَهُ أُلَاءُ

سونہ بھلا حسین نی مثل کوئی پاک امام چھے جر اقا نی نعمتو گھنی مہوتی چھے.

قَتْلُوهُ عَطْشَانَ مُنْذُ ثَلَاثٍ * لَمْ يَصِلْهُ - وَالْهَفْتَاهُ - الْمَاءُ

سگلا دشمنو یر اپنے تین دن نی پیاس ما قتل کیدا،

عجب پستاؤ! اپنے اتین دن ما پانی نوایک بھی گھونٹ نہر پہنچو.

إِنَّ رُزْءَ الْحُسَيْنِ رُزْءٌ عَظِيمٌ * لَمْ يَكُنْ مِثْلَ رُزْءِهِ الرُّزَاءُ

حسین نی مصیبة گھنی مہوٹی مصیبة چھے، اپنی مصیبة نی مثل کوئی مصیبة نہھی.

كُلُّ رُزْءٍ لَهُ يَكُونُ عَزَاءُ * مَا لِهَذَا الرُّزْءِ الْجَلِيلِ عَزَاءُ

ھر مصیبة ما ایک نا ایک دن تسلی اوے مگر ا جو کہم ما ھرگز صبر نہ اوے.

مَنْ بَكَى أَوْ أَبَكَى عَلَيْهِ بَجْنَا * تِ شِمَانٍ لَهُ يَكُونُ الْجَزَاءُ

جہ شخص کہ روی ، رولاوے انے روونر اوے تورووا جیو ومنھ بناوے تو اھنا واسطے اللہ جنّہ نی جزاء چھ.

وَلَيْنَ يُبَكَ ذَلِكَ السَّبْطُ فَلَيْدٍ * كَ بَنُوهُ وَصِنُوهُ السَّقَاءُ

جیوارے اقا حسین نے روو تو اپنا شہزادہ وانے اپنا برادر (عباس علمدار) سقاء نے بھی روجو.

أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ فَابْكُوا كَثِيرًا * وَلَيْكُنْ دَائِمًا عَلَيْهِ الْبُكَاءُ

اے مؤمنین تمے حسین نے گھنور روجو ، ہمیشہ روتا رھجو.

وْخُصُوصًا إِذَا آتَاكُمْ أَيَّاشِي * عَةَ آلِ النَّبِيِّ عَاشُورَاءُ

خاصة اے آل نبی ناشیعة! جیوارے تمنے عاشوراء نودن اوے (تو گھنا روجو).



ماتمي نوحه

ماتم کرو حسين عليه السلام نو

ماتم کرو عزيزو تمارا امام نو

ماتم کرو نبي نا نواسا نواهلِ دين

ماتم کرو امامِ اِلهي مقام نو

ماتم کرو علي نا پيارا نو مؤمنو

ماتم کرو وه فاطمة نا لاله فام نو

وه كربلاء نا نقشه دلو ماكري نے بس

ماتم كري لو مؤمنو خيرُ الانام نو

روئي لو كربلاء ني بلاء پراے بھائيو

غُرْفَة ملے جزاء ماهي دارالسلام نو

رونر شهادة جمعة نودن دسمي وقتِ عصر

تھو مؤمنو مھينو محرم حرام نو

جر مثل تھو مقام حسن نو قعود نو

تر مثل تھو حسين نو رُتبو قيام نو

لالہ فام۔ (شہزادہ)، قعود۔ بيٹھو ﴿﴾ قيام۔ اُتھو

ماتمی نوحہ

زلزلوں میں دنیا تھی آسماں لرزتا تھا
ریگ گرم صحرا پر شاہ دیں کا لاشہ تھا

بے قرار موجیں تھی شعلہ بار دریا تھا
ابن ساقیء کوثر تین دن سے پیاسا تھا

ہر قدم پہ ٹھوکر تھی دل میں درد اٹھتا تھا
شہ کی ناتوانی تھی نوجواں کا لاشہ تھا

قتل ہو گئے عباس آس توٹی پیاسوں کی
مشک ٹکڑے ٹکڑے تھی خوں میں تر پھیرا تھا

اب لو میں ڈوبے گی نوجوانی اجر کی
ماں کی چشم حسرت تھی صبح کا ستارا تھا



ناتوانی - ضُعب ، پھیرا - نشان

مدح

مشکل کشا کے فضل سے مشکل کُشا ہوئے
افضالِ حق سے خلق کے حاجت روا ہوئے

ہادی ہوئے، دلیل ہوئے، پیشوا ہوئے
حامی ہوئے، کفیل ہوئے، مقتدا ہوئے

ہر عصر میں خدا کے ولی ہوتے آئے ہیں
جیسے کہ اس زمانے میں سیف الہدی ہوئے

مملوک کیا ہوئے ہیں محمد کی آل کے
میں جانتا ہوں مالکِ ہر دوسرا ہوئے

حق انکے ساتھ پھرتا ہے یہ حق کے ساتھ ہیں
نہ ان سے وہ جدا، نہ یہ اُس سے جدا ہوئے

یہ وہ ولی ہیں جن کی دعائیں ہوئیں قبول
یہ وہ بشر ہیں وعدے جنہوں کے وفا ہوئے